وَمَنْ اَحْسَنُ قَوْلاً مِمَّنْ دَعَا اِلَی اللّٰہِ وَعَمِلَ صَالِحًا وَّقَالَ اِنَّنِیْ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ

اس سے بہتر کس کی بات ہو سکتی ہے جو (لوگوں کو) خدا کی طرف بلائے اور اچھے
کام کرے اور کہے کہ میں بھی یقیناً (خدا کے) فرمانبردار بندوں میں سے ہوں

کتاب مستطاب

احسن الفوائد

فی

شرح العقائد

اصل رسالہ اعتقادیہ

از قلم حقیقت رقم

حضرت صدوق العلماء العاملین رئیس الفقہاء والمحدثین جناب
شیخ ابو جعفر محمد بن علی ابن الحسین بن موسیٰ بن بابویہ القمی اعلی اللہ مقامہ

مترجم رسالہ

فاضل محقق مولانا سید منظور حسین بخاری مرحوم

شارح رسالہ

صدر المحققین سلطان المتکلمین سرکار علامہ آیت اللہ الشیخ محمد حسین النجفی مجتہد العصر والزمان مدظلہ

ناشر

منیجر مکتبۃ السبطین ۲۹۶/۹-بی سیٹلائٹ ٹاؤن بلاک بی سرگودھا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

وَمَنْ اَحْسَنُ قَوْلًا مِّمَّنْ دَعَا اِلَى اللّٰهِ وَعَمِلَ صَالِحًا وَّقَالَ اِنَّنِیْ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ

اور اس شخص سے بہتر کس کی بات ہو سکتی ہے جو اللہ کی طرف بلائے اور نیک عمل کرے اور کہے کہ میں مسلمانوں میں سے ہوں

کتاب مستطاب

احسن الفوائد فی شرح العقائد

جس میں

تمام شیعہ عقائد و مسلمات کو قرآن کریم، احادیث معصومین اور عقل سلیم کی روشنی میں ثابت کیا گیا ہے اور دیگر فرقہ ہائے اسلام کے مقابلہ میں دلائل قاطعہ و براہین ساطعہ سے شیعہ اصول و عقائد کی برتری واضح کی گئی ہے اور ہر موضوع پر ملاحدہ و منکرین کے جملہ شکوک و شبہات کو عقل و نقل اور دیگر علوم قدیمہ اور جدیدہ کی روشنی میں رد کیا گیا ہے

مکرر صدوق العلماء الصالحین رئیس الفقہاء و المحدثین حضرت شیخ ابوجعفر محمد بن علی بن الحسین بن موسیٰ بن بابویہ القمی علیہ الرحمہ

سرکار صدر المحققین سلطان المتکلمین حجۃ الاسلام والمسلمین حضرت علامہ محمد حسین صاحب قبلہ مد ظلہ العالی علی رؤس المومنین

۲۹۶-بی سیٹلائٹ ٹاؤن سرگودھا

ثنائی پریس بلاک نمبر ۱ سرگودھا فون 7/1868

(صفحہ ۵۲ سطر ۱۰ سے آگے)

ختم نبوت

مسئلہ ختم نبوت یعنی یہ کہ سید الانبیاء حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد کوئی نیا یا پرانا نبی بحیثیت نبی و رسول تشریعی یا غیر تشریعی، ظلی یا بروزی نہیں آسکتا۔ ان مسلم ضروریات اسلامی مسائل میں سے ہے کہ جس پر تمام فرقہائے اسلام کا اجماع و اتفاق ہے بلکہ ان ضروریات دین میں سے ہے جس کا منکر دائرہ اسلام سے خارج متصور ہوتا ہے۔ یہاں بڑے ایجاز و اختصار کے ساتھ اس موضوع پر تھوڑا سا تبصرہ کیا جاتا ہے تاکہ اس اہم بحث سے ہماری یہ علمی کتاب خالی نہ رہ جائے۔

ختم نبوت قرآن کی روشنی میں

قرآن مجید میں اس قسم کی بکثرت آیات مبارکہ موجود ہیں جو بالصراحت یا بالاشارہ اس مطلب پر دلالت کرتی ہیں ہم اختصار کے پیش نظر دو تین آیات مبارکہ پر اکتفا کرتے ہیں۔

پہلی آیت مبارکہ ارشاد قدرت ہے ماکان محمد ابا احد من رجالکم ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین (پ ۲۲ س ۳) "محمد تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں بلکہ اللہ کے رسول اور تمام نبیوں کے ختم کرنے والے ہیں"۔

تقریب استدلال یہاں دو چیزیں قابل غور ہیں ایک لفظ خاتم کی تحقیق دوسرے لفظ النبیین کی تحقیق خاتم کی قرأت میں اختلاف ہے۔ قراء سبعہ میں سے صرف دو قاریوں حسن اور عاصم نے اسے خاتَم (ت کی زبر کے ساتھ) پڑھا باقی تمام قاریوں کے نزدیک خاتِم (ت کی زیر کے ساتھ) ہے۔ (ابن جریر ج ۲۲ ص) "

لفظ خاتم کی لغوی تحقیق اگر اس لفظ کو خاتَم (ت کی زبر کے ساتھ) پڑھا جائے تو اس کے یہ معانی لغت میں مرقوم ہیں: (۱) مہر کا نگینہ جس پر نام وغیرہ کندہ ہوتا ہے (۲) انگوٹھی (۳) آخر قوم کہا جاتا ہے۔ خاتم القوم ای آخرہم (قاموس ج ص لسان العرب ج ص المنجد ص تاج العروس ج ص) اور اگر اسے خاتِم (ت کی زیر کے ساتھ) پڑھا جائے تو اس کا اسم فاعل کے معنوں میں کسی چیز کا ختم کرنے والا اس قدر واضح اور روشن مفہوم ہے کہ جس کی تشریح محتاج بیان نہیں ہے۔ یہاں حقیقی طور پر پہلے اور دوسرے معنی تو مراد ہو نہیں سکتے۔ لہٰذا تیسرے اور چوتھے معنی کے صحیح تسلیم کر لینے کے بغیر کوئی چارۂ کار نہیں ہے اس کے اعتبار سے آیت کا مفہوم آخر النبیین اور سلسلۂ انبیاء کے ختم کرنے والے ہوتا ہے ——— اور اگر مجازاً پہلے اور دوسرے معنی کو مراد لیا جائے تو بھی مطلب یہی نکلتا ہے کہ آنحضرت خدا کے آخری نبی ہیں، کیونکہ ظاہر ہے کہ مہر کسی مطلب کے خاتمہ پر ہی لگائی جاتی ہے۔ جب کسی تحریر کے خاتمہ پر مہر لگ جائے تو اس کے بعد کچھ لکھا نہیں جا سکتا۔ اگر لکھ دیا تو وہ تحریر جعلی تصور کی جائے گی۔ اور جس لفافہ پر مہر لگ جائے اس میں اب کچھ داخل نہیں کیا جا سکتا۔ کما لا یخفی باقی رہی۔ دوسرے لفظ النبیین کی تحقیق نبیین

SIBTAIN.COM

پر اتفاق ہے کہ الف لام تعریف جب جمع پر داخل ہو، اور وہاں معہود و مخصوص افراد کیلئے کوئی قطعی قرینہ موجود ہو تو یہ عموم و استغراق پر دلالت کرتی ہے لہٰذا النبیین سے مراد تمام انبیاء ہوں گے۔ لہٰذا قطع نظر پیغمبر اسلام، صحابہ کرامؓ، تابعین اور ائمہ طاہرین علیہم السلام کی تصریحات جلیلہ کے صرف لغت عرب کے اعتبار سے بھی دیکھا جائے تو اس آیت مبارکہ سے یہ ثابت ہو جاتا ہے کہ آنحضرتؐ سلسلۂ انبیاء کی آخری کڑی ہیں، جن کے بعد کوئی نیا یا پرانا شخص بحیثیت رسول و نبی نہیں آسکتا۔

دوسری آیت مبارکہ ارشاد قدرت ہے الیوم اکملت لکم دینکم و اتممت علیکم نعمتی و رضیت لکم الاسلام دینا (پ ۶ س مائدہ ع ۱) "آج کے دن میں نے دین کو مکمل کر دیا اور تم پر اپنی نعمت تمام کر دی اور دین اسلام کو تمہارے لیے منتخب کیا ہے۔"

یہ آیت مبارکہ بانگ دہل پکار کر اعلان کر رہی ہے کہ جس قصر دین کا سنگ بنیاد حضرت آدمؑ نے اپنے دست حق پرست سے رکھا تھا اور جس کی تعمیر میں تمام سابقہ انبیاء حصہ لیتے رہے۔ اس کی تکمیل حضرت محمد بن عبداللہ نبی خاتم کے ہاتھوں پر ہو گئی۔ اب اس دین کے عقائد، اعمال، اخلاق و آداب اور فرائض و سنن، محرمات و مباحات اور سب احکام حلال و حرام کو کامل مقدس کر دیا گیا۔ حلال محمد حلال الی یوم القیامۃ و حرامہ حرام الی یوم القیامۃ (اصول کافی)۔ لہٰذا اب دین مکمل ہو چکا ہے۔ سب احکام العباد نازل ہو چکے، بانی اسلام ان کی توضیح و تشریح فرما چکے، قرآن و سنت میں جمیع احتیاج الی الامت کا مفصل بیان موجود ہے، تو پھر اب کسی نبی کی ضرورت کیا ہے؟ فمن یبتغ غیر الاسلام دینا فلن یقبل منہ وھو فی الآخرۃ من الخاسرین

تیسری آیت مبارکہ تبارک الذی نزل الفرقان علی عبدہ لیکون للعالمین نذیرا (پ ۱۸ س فرقان ع ۱) بابرکت ہے وہ خدا جس نے اپنے بندۂ خاص پر قرآن نازل کیا تاکہ وہ عالمین کے لیے ڈرانے والے قرار پائیں ..... یہ آیت بعبارۃ النص دلالت کرتی ہے کہ آنحضرتؐ عالمی نبی ہیں۔ جن کی بعثت تمام عالمین کے لیے ہوئی ہے اور آپ کے فیوض و برکات سے تمام عالمین مستفیض ہو رہے ہیں اور یہی آیت مبارکہ وما ارسلناک الا رحمۃ للعالمین کا مفاد ہے۔ جب آنحضرتؐ عالمین کے نذیر اور ان کے لیے باعث رحمت ہیں اور نجات دارین مسلمانوں کو یہیں حاصل کرنے کیلئے آپ پر ایمان لانا اور آپ کی اتباع کرنا کافی ہے تو پھر کسی اور نبی کو ماننے کی آخر ضرورت کیا ہے؟ کیا کسی نبی کو بھیجنا عبث کام نہیں؟ کیا خدا کا دامن ربوبیت عبث کاری سے منزہ و مبرا نہیں ہے؟ مالکم کیف تحکمون۔

ختم نبوت احادیث خاتم النبیین کی روشنی میں

اس سلسلہ میں احادیث نبویہ کا اس قدر وافر ذخیرہ موجود ہے، کہ جن کے عد و احصار کے لیے ایک دفتر درکار

پہلی حدیث :۔ آنحضرتؐ فرماتے ہیں: ان مثلی ومثل الانبیاء من قبلی کمثل رجل بنی بیتاً فاحسنہ واجملہ الا موضع لبنۃ من زاویۃ فجعل الناس یطوفون بہ ویعجبون لہ ویقولون ھلا وضعت ھذہ اللبنۃ قال فانا اللبنۃ وانا خاتم النبیین۔ (بخاری ومسلم ج ۲ صفحہ ۲۴۸، مسند احمد ج ۲ صفحہ ۳۹۸ وغیرہ) میری اور مجھ سے پہلے گزرے ہوئے انبیاء کی مثال اس شخص جیسی ہے، جس نے ایک گھر بنایا اور اس کی خوب آرائش و زیبائش کی مگر ایک اینٹ کی جگہ خالی چھوڑ دی۔ اب لوگ اس گھر کو دیکھ دیکھ خوش ہوتے ہیں اور اس کی تعریف کرتے وقت کہتے ہیں، یہ اینٹ کیوں نہ لگا دی گئی؟ فرمایا وہ (آخری) اینٹ میں ہوں اور میں خاتم الانبیاء ہوں۔

اس سے بڑھ کر کس طرح ختم نبوت کے مسئلہ کی وضاحت وصراحت کی جا سکتی ہے؟

دوسری حدیث :۔ فرمایا لا تقوم الساعۃ حتی یبعث دجالون کذابون کلھم یزعم انہ نبی وانا خاتم النبیین لا نبی بعدی۔ (سنن ابوداؤد، ترمذی وغیرہ) ـــــ اس وقت تک قیامت قائم نہیں ہوگی جب تک جھوٹے دجال نہ اٹھائے جائیں، جن میں سے ہر ایک یہ خیال کرتا ہوگا کہ وہ نبی ہے۔ حالانکہ میں خاتم النبیین ہوں، میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے ـــ اس حدیث شریف میں سرکار ختمی مرتبت نے وضاحت فرما دی ہے کہ خاتم النبیین کا مطلب یہ ہے کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں آ سکتا۔ ظاہر ہے کہ اگر آنحضرتؐ کے بعد سلسلہ انبیاء جاری وساری ہوتا تو آنحضرتؐ سابقہ انبیاء کے دستور کے مطابق اس آنے والے نبی کا تعارف کراتے نہ یہ کہ ہر مدعی نبوت کو دجال وکذاب قرار دیتے!

SIBTAIN.COM

تیسری حدیث :۔ فرمایا۔ کانت بنو اسرائیل تسوسھم الانبیاء کلما ھلک نبی خلفہ نبی وانہ لا نبی بعدی وسیکون خلفاء (بخاری ج ۱ صفحہ ۴۹۱، مسلم ج ۲ صفحہ ۱۲۶، مسند احمد ج ۲ صفحہ ۲۹۷، ابن ماجہ وغیرہ) بنی اسرائیل کا طریقہ یہ تھا کہ ان کی قیادت ان کے نبی کرتے تھے۔ جب ایک نبی کی وفات ہوتی تو اس کی جگہ دوسرا نبی آ جاتا۔ لیکن میرے بعد کوئی نبی نہیں۔ البتہ خلیفہ ضرور ہوں گے۔ اس حدیث شریف میں بھی ہر قسم کی تشریعی و غیر تشریعی نبوت کے انسداد کا اعلان کیا گیا ہے۔

چوتھی حدیث :۔ فرمایا لا یبقی بعدی من النبوۃ شیئ الا المبشرات قالوا یا رسول اللہ۔ وما المبشرات؟ قال الرؤیا الصالحۃ یراھا المسلم او تری لہ ـــ (کنز العمال، مسند احمد، سنن نسائی، سنن ابن ماجہ) میرے بعد نبوت کا کوئی جزء باقی نہیں رہا۔ سوائے مبشرات کے۔ اصحاب نے عرض کیا یا رسول اللہ! مبشرات کیا ہیں؟ فرمایا وہ اچھا خواب جو کوئی مسلمان دیکھے یا اس کے لیے کسی اور کو دکھایا جائے۔ یہ حدیث شریف بھی اس مطلب پر نص صریح ہے کہ سوائے اچھے خواب کے باقی سب اجزاء نبوت ختم ہو چکے ہیں۔

پانچویں حدیث :۔ آنحضرتؐ نے حضرت علیؑ کے متعلق جنگ تبوک میں فرمایا۔ اما ترضی ان تکون منی بمنزلۃ ھارون من موسیٰ الا انہ لا نبی بعدی (بخاری، مسلم باب فضائل الصحابہ) اے علیؑ تمہیں مجھ سے وہی نسبت ہے جو ہارونؑ کو موسیٰؑ سے تھی، مگر میرے بعد کوئی نبی نہیں ہو سکتا (ورنہ تم ہارونؑ کی طرح ضرور نبی بھی ہوتے)۔

نفسِ رسولؐ اور بوجہ انسداد باب نبوت درجۂ نبوت پر فائز نہیں ہو سکتا تو اور کسی ماں کا بیٹا ہو سکتا ہے۔

چھٹی حدیث فرمایا۔ ان الرسالۃ والنبوۃ قد انقطعت فلا رسول بعدی ولا نبی (ترمذی، کتاب الرؤیا۔ مسند احمد) میرے بعد رسالت اور نبوت کا سلسلہ ختم ہو گیا ہے۔ اب میرے بعد نہ کوئی رسول آئے گا اور نہ نبی۔

ختم نبوت ارشادات ائمہ طاہرینؑ کی روشنی میں

اس سلسلہ میں ائمہ طاہرین علیہم السلام کے بکثرت فرامین موجود ہیں۔ یہاں صرف تبرکاً دو چار ارشادات پیش کرنے کی سعادت حاصل کی جاتی ہے۔

جناب امیرالمومنین نہج البلاغہ (خطبۂ دوم) میں ارشاد فرماتے ہیں۔ بعث اللہ محمداً رسولہ لانجاز عدتہ وتمام نبوتہ ..... خداوند عالم نے جناب محمدؐ کو ایفائے عہد اور عہد نبوت کو تمام کرنے کی خاطر رسول بنا کر بھیجا۔ امام محمد باقر علیہ السلام سے مروی ہے۔ فرمایا۔ لقد ختم اللہ بکتابکم الکتب وختم بنبیکم الانبیاء (اصول کافی و وافی) خدا نے تمہاری کتاب (قرآن) کے ذریعہ کتابوں کو اور تمہارے نبی کے ذریعہ تمام نبیوں کو ختم کر دیا ہے۔ حضرت جعفر صادقؑ سے منقول ہے فرمایا۔ ان اللہ ختم بنبیکم النبیین فلا نبی بعدہ ابداً وختم بکتابکم الکتب فلا کتاب بعدہ ابداً (اصول کافی) خداوند عالم نے تمہارے نبی کے ذریعہ تمام نبیوں کو ختم کر دیا ہے۔ اب ان کے بعد کوئی نبی نہیں آ سکتا۔ اور تمہاری کتاب کے ذریعہ تمام کتابوں کو ختم کر دیا ہے اب اس کے بعد کوئی کتاب نہیں ہے۔

جناب امام رضا علیہ السلام سے مروی ہے فرمایا۔ وشریعۃ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ لا تنسخ الی یوم القیامۃ ولا نبی بعدہ الی یوم القیامۃ فمن ادعی بعدہ نبوۃ او اتیٰ بعدہ بکتاب فدمہ مباح لکل من سمع ذالک (عیون اخبار الرضاؑ) جناب رسول خداؐ کی شریعت مقدسہ قیامت تک منسوخ نہیں ہو گی۔ اور نہ ہی قیامت تک آنجنابؐ کے بعد کوئی نبی آئے گا۔ جو شخص آنحضرتؐ کے بعد دعوائے نبوت کرے یا کوئی کتاب لائے تو ہر وہ شخص جو اس کے اس دعوائے باطل کو سنے، اس پر اس مدعی کا خون مباح ہے۔

ان ارشادات میں کس قدر شد و مد کے ساتھ آنحضرتؐ پر ہر قسم کی نبوت کے اختتام کا اعلان کیا گیا ہے، اور ہر مدعی نبوت کو واجب القتل قرار دیا گیا ہے۔ فماذا بعد الحق الا الضلال۔

(باقی ختم نبوت عقل سلیم کی روشنی میں دیکھئے صفحہ نمبر ۵۵۰ پر)

SIBTAIN.COM

اس کتاب کے مُصنف علام کے دیگر قلمی شاہکار

واقفانِ حال پر یہ حقیقت مخفی و مستور نہیں ہے کہ سرکار آیۃ اللہ الشیخ محمد حسین النجفی صاحب قبلہ مدظلہ العالی خدا کے ان خوش قسمت یگانۂ روزگار بندوں میں سے ہیں جن پر خدا کے فضل کی طرف سے بڑی فیاضی کی گئی ہے۔ چنانچہ وہ جہاں علوم مشرقیہ کے منتخب زمانہ مدرس ہیں وہاں قادر الکلام شعلہ نوا اور شیوہ بیان خطیب، معتبر مجتہد بھی ہیں اور اس کے ساتھ ساتھ شائستہ و شگفتہ اور مدلل تحریر کے ایک خاص اسلوب کا ملکہ کاملہ بھی رکھتے ہیں۔ بایں ہمہ ان کی خاندانی شرافت، علمی نجابت، منکسر مزاجی، خوش اخلاقی، قدیم وضع داری، مشرقی تہذیب اور اسلامی ثقافت کی پابندی و پاسداری اس پر مستزاد ہے۔ علامہ موصوف کی یہی وہ خصوصیات ہیں جنھوں نے ان کو محسود زمانہ بنا دیا ہے مگر وہ گرد و پیش کے ناسازگار حالات سے صرف نظر کرتے ہوئے برابر اپنے وظائف دینیہ اور وظائف شرعیہ کی انجام دہی میں ہمہ تن مشغول و منہمک ہیں گویا وہ زبان حال سے پکار رہے ہیں۔

ہوا ہے گو تند و تیز لیکن چراغ اپنا جلا رہا ہے
وہ مرد درویش جس کو حق نے دیے ہیں انداز خسروانہ

چنانچہ درج ذیل کتب جلیلہ انہی کے علم و قلم کے شاہکار اور آثار خالدہ ہیں جو عالم اسلام کے صاحبان علم و انصاف سے خراج تحسین و آفرین حاصل کر چکے ہیں۔

ذالک فضل اللہ یوتیہ من یشاء

تحقیقات الفریقین حول حدیث الثقلین

حدیث ثقلین کے موضوع پر مذہب حق کی حقانیت پر بے مثال کتاب پہلی بار طباعت کے زیور سے آراستہ ہو کر بہت سے شائقین تک پہنچ رہی ہے۔

کواکب مضیئہ در احادیث قدسیہ

اشرف القرآن حدیث قدسی کے موضوع پر پہلی جامع اور مکمل کتاب جس کا پہلا ایڈیشن بڑی آب و تاب کے ساتھ شائع ہو رہا ہے۔ انشاء اللہ

خلاصۃ الاحکام

قوانین الشریعہ فی فقہ الجعفریہ چونکہ ایک علمی و تحقیقی کتاب ہے اور ہر شخص اس کے مطالب و حقائق کو نہیں سمجھ سکتا۔ اس لیے عوام کی سہولت کے لیے اس کا خلاصہ پہلی بار بعض محقق اہل علم کے قلم سے منظر عام پر آ رہا ہے۔ (انشاء اللہ)

سعادۃ الدارین فی مقتل الحسین

جو اپنی شہرت کی وجہ سے کسی تعارف کی محتاج نہیں ہے اور باتفاق اہل علم واقعات کربلا پر اعتباری حیثیت رکھتی ہے۔ مدت سے تیسرا ایڈیشن ختم تھا۔ اب بڑی شان و شوکت کے ساتھ قوم کے مشتاق ہاتھوں تک پہنچ رہی ہے۔ انشاء اللہ

احسن الفوائد فی شرح العقائد

اس مشہور عالم اور محققانہ کتاب کا چوتھا ایڈیشن بڑی آب و تاب کے ساتھ قارئین کرام تک پہنچ رہا ہے۔ انشاء اللہ

اصول الشریعہ فی عقائد الشیعہ

عقائد شیعہ کے تمام اختلافی مسائل پر عقلی و نقلی حرف آخر ہے اور اپنی علمی و تحقیقی شہرت کی وجہ سے کسی تعارف کی محتاج نہیں ہے۔ عرصہ دراز سے ختم تھی۔ اب بڑی شان و شوکت کے ساتھ اس کا چوتھا ایڈیشن عنقریب محقق پسند لوگوں تک پہنچ رہا ہے۔ انشاء اللہ

منیجر مکتبۃ السبطین
۲۹۶ / ۹-بی سیٹلائٹ ٹاؤن بلاک بی سرگودھا

Prepared By: Rana Saif Ullah